بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شذرات

ہمارا سر نیاز بارگاہ ایزدی میں جتنی بار بھی سجدہ ہائے شکر بجا لائے کم ہے کہ اس نے ہمیں ادارۂ تحقیقات اسلامی کے اردو ترجمان یعنی ماہنامہ ''فکر و نظر'' کو پاکستان کے اہل علم کے سامنے پیش کرنے کی سعادت ارزانی فرمائی - ہماری انتہائی خوش نصیبی ہے کہ ہم ''فکر و نظر'' کا پہلا شمارہ یکم اگست سنہ ۱۹۶۳ع ، مطابق ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۳ھ کو پیش کر رہے ہیں جو نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ماہ پیدائش ہونے کی جہت سے اسلامی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل اور بیش بہا برکتوں اور سعادتوں کا امین تسلیم کیا جاتا ہے - ہم انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دست بدعاء ہیں کہ وہ اس ماہنامے کو اسلام کے نور بصیرت کو مزید عام کرنے کا ذریعہ بنائے اور ہماری ناچیز کوششوں کو قبول فرما کر مسلمانوں میں بھی انھیں قبول عام کا شرف بخشے - آمین!

اللہم صل وسلم وبارك علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آله و اصحابه اجمعین-

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے - تین سال پہلے صفر سنہ ۱۳۸۰ھ یعنی (جولائی سنہ ۱۹۶۰ع) میں حکومت نے مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی (Central Institute of Islamic Research) قائم کیا تھا - جس کے

آئین و دستور میں وضاحت کردی گئی تھی کہ اس ادارہ کے قیام کے مقاصد یہ ہوں گے :-

(۱) اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق عقلی انداز پر وسیع النظری کے ساتھ اسلام کی توجیہ کرنا اور دیگر امور کے ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی مقاصد مثلاً عالمی اخوت، رواداری اور معاشرتی انصاف کی توضیح کرنا۔

(۲) اسلامی تعلیمات کی ایسے انداز پر تعبیر کرنا جو دنیائے جدید کے عقلی اور سائنسی ارتقاء میں اسلام کی جاندار خصوصیات کو نمایاں کرسکے - اور

(۳) اسلام نے فکر، سائنس اور ثقافت کو جو کچھ عطا فرمایا ھے اس پر اس انداز سے تحقیق و تدقیق کرنا کہ مسلمان ان میدانوں میں اپنے نمایاں اور برتر مقام کو دوبارہ حاصل کرسکیں - اور

(۴) اسلامی تاریخ، فلسفہ، قانون اور اصول فقہ وغیرہ میں تحقیق کے لئے ایسے اقدامات عمل میں لانا کہ تحقیق و تدقیق کا کام منظم طریقہ پر ھوسکے اور اس کی حوصلہ افزائی ھو۔

انھی مقاصد کو سامنے رکھتے ھوئے ادارہ نے "اسلامک اسٹڈیز" (Islamic Studies) کے نام سے مارچ سنہ ۱۹۶۲ع میں ایک انگریزی سہ ماھی مجلہ کا اجراء کیا تھا۔ جسے علمی حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل ھوئی اور ھر طبقۂ خیال کے لوگوں نے گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔ یہ سہ ماھی مجلہ انگریزی زبان میں ھے اس لئے اس کا حلقہ بہت محدود ھے اور اس کی آواز پاکستان کے عام علمی حلقوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لہذا ایک ایسے اردو ماھنامے کی ضرورت پیش آئی جو انھی اغراض و مقاصد کو زیادہ وسیع پیمانہ پر انجام دے سکے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ھے کہ ھم جلد ھی اپنی اس خواھش کو عملی جامہ پہنا سکے۔ چنانچہ اردو کا یہ ماھنامہ آج آپ کے ھاتھوں میں ھے -

'' فکر و نظر ،، بعینہ انہی مقاصد کو لے کر آپ کے سامنے آرہا ہے ۔ تحقیق و تدقیق یا ریسرچ کا کام ، جیسا کہ آپ جانتے ہیں ، کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ ایک محقق کے نتائج تحقیق باوجود اپنی انتہائی جگر کاوی اور دماغ سوزی کے بہر حال ایک انفرادی کوشش سے زیادہ نہیں ہوسکتے اور اس لئے وہ کبھی حرف آخر نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ سب لوگوں کو یکساں طور پر مطمئن کر سکتے ہیں ۔ ایک محقق کبھی یہ دعوی نہیں کرتا اور نہ ہی کر سکتا ہے کہ جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ قطعاً صحیح ہے اور سب کے لئے واجب التسلیم ہے ۔ وہ پوری دیانت داری کے ساتھ اپنی تحقیق و تلاش جاری رکھتا ہے اور جب کسی نتیجہ تک پہنچتا ہے تو اپنی ساری جد و جہد کا ماحصل آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں یہ کچھ سمجھ سکا ہے ۔ ہو سکتا ہے اس کے نتائج فکر صحیح ہوں یا قریب بہ صواب ہوں ۔ اور قطعاً ممکن ہے کہ وہ غلط ہوں یا قریب بہ غلط ہوں ۔ '' المجتہد قد یخطی و قد یصیب ،، لیکن دونوں صورتوں میں اس کی جد و جہد کا ثواب ضرور ملتا ہے اور عنداللہ اس کی یہ سعی مشکور ہی ہوتی ہے ۔ وہ اپنے نتائج فکر کو بحث و تمحیص کے لئے آپ کے سامنے رکھ دیتا ہے ۔ آپ بھی ان نتائج پر غور و فکر فرمائیں ۔ دنیا میں آج تک علم و فکر نے اسی انداز پر ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی انداز پر ترقی کر سکتی ہے ۔ اس کے لئے جہاں تحقیق و تدقیق کی خاطر شدید جد و جہد اور سعی و کاوش درکار ہے وہیں دوسری طرف تحمل و برداشت ، رواداری و بردباری کے ساتھ دوسرے فریق کے نقطۂ نظر کو سننا ، اور اس پر غور و فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے ۔ علم و فکر نہ کسی خاص فرد یا طبقہ کی جاگیر ہے اور نہ کسی خاص فرد یا طبقہ کی وراثت، کہ اس میدان میں کوئی دوسرا فرد یا کوئی دوسرا طبقہ قدم ہی نہ رکھ سکے ۔ علم و فکر کا راستہ ہر مسلمان کے لئے کھلا ہوا ہے ۔ قرآن کریم اور ارشادات نبوی نے ہر مسلمان کو تدبر و تفکر کی دعوت دی ہے اور ذہنی طور پر مطمئن ہوئے بغیر کسی بات کو جبراً منوانے کی کبھی کوشش نہیں کی ۔ ہمارے ملک کے علمی حلقوں میں ابھی تک یہ فضا پیدا نہیں ہوسکی ۔

هماری اس روش نے همارے علم کو جامد اور هماری بصیرت کو بانجھ بنا کر رکھ دیا هے - اس روش کے نتائج و عواقب کس قدر تباہ کن هیں انهیں بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں هے - تا هم ، هم اپنی اس رائے کو ظاهر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ همارا یہ ایمان هے کہ ابھی اسلام اور مسلمانوں میں اتنی جان باقی هے کہ بے سر و پا غلط باتوں کو ان کے سر تھوپا نہیں جاسکتا - زندہ وهی چیز رهتی هے اور رہ سکتی هے جس میں خود زندہ رهنے کی صلاحیت موجود هو - ''و اما ما ینفع الناس فیکمث فی الارض'' (وهی باتیں زمین پر باقی رهتی هیں جو نوع انسانی کے لئے فائدہ رساں هوں) کا قانون آج بھی اسی طرح کارفرما هے جس طرح زمانۂ نزول قرآن میں کار فرما تھا -

'' فکر و نظر،، کا مطمح حیات تحقیق و تدقیق اور ریسرچ کے کام کو آگے بڑھانا ، اسے ترقی دینا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا هے - کسی خاص نہج کے نتائج فکر کی تبلیغ و اشاعت یا ان کی وکالت کرنا اور ان کو قوم کے اذهان میں زبردستی ٹھونسنا نہیں هے - اس لئے جو مضامین '' فکر و نظر '' میں شائع هوں ان کے متعلق یہ نہیں سمجھ لینا چاهئے کہ وہ خود ادارہ کے نظریات کی ترجمانی کرتے هیں - یا جو نتائج فکر ان میں پیش کئے گئے هیں وہ خود ذمہ داران ادارہ کے اپنے نتائج فکر بھی هیں - هوسکتا هے کہ هم ان نتائج فکر سے متفق هوں اور هو سکتا هے کہ همیں ان سے اختلاف هو - همارا مقصد غور و فکر ، تدبر و تفکر ، اور تحقیق و تدقیق کی حوصلہ افزائی کرنا هے - اگر کسی مضمون میں ان عناصر کی نمائندگی هوسکی هے تو '' فکر و نظر '' کے صفحات اس کے لئے حاضر هیں - ملت کو خود فیصلہ کرنا چاهئے کہ صاحب مضمون کی تحقیق و تدقیق اور غور و فکر کہاں تک حقیقت کی نقاب کشائی کرنے میں کامیاب رهی هے - هم ملت سے اس کے اس حق کو چھیننا نہیں چاهتے -

'' فکر و نظر،، کے صفحات کو مناظرہ بازی کا اکھاڑہ تو نہیں بنایا جا سکتا، تاهم ، علمی اور تحقیقی انداز میں سنجیدگی کے ساتھ اگر کوئی

محقق اس سے مختلف نتائج فکر پیش فرمانا چاہیں جو " فکر و نظر"
کے کسی مضمون میں پیش کئے گئے ہیں تو ادارہ اس کا بھی
خیر مقدم کرے گا۔

" فکر و نظر" کے اس شمارے میں تین نہایت ہی گرانقدر مضامین
پیش کئے جا رہے ہیں۔ پہلا مضمون جناب محترم ڈاکٹر فضل الرحمن
صاحب کے ایک انگریزی مقالہ کا ترجمہ ہے۔ آپ ہم سے اتفاق فرمائیں گے
کہ یہ مضمون بڑا ہی فکر انگیز ہے۔ اور سنت، اجتہاد اور اجماع کے
سلسلہ میں غور و فکر کے لئے بہت سی نئی راہیں کھول دیتا ہے۔
موصوف نے اس مضمون میں بڑی وضاحت سے یہ بتانے کی کوشش
فرمائی ہے کہ اسلام کے ابتدائی عہد میں ان اصطلاحات کی کیا اہمیت
تھی اور ان سے کیا کچھ سمجھا جاتا تھا۔

یہ مضمون چونکہ بڑی حد تک ایک فنی مضمون ہے اس لئے
ہمیں امید ہے کہ علمی حلقوں میں اسے ایک فنی مضمون ہی کی
حیثیت سے پڑھا جائے گا۔ یہ مضمون انگریزی میں ادارہ کے انگریزی
ترجمان " اسلامک اسٹڈیز" کے پہلے شمارہ میں شایع کیا گیا تھا اور
چونکہ علمی حلقوں میں اسے کافی سراہا گیا اس لئے ہم نے محسوس
کیا کہ اس کا اردو ترجمہ بھی " فکر و نظر" میں شائع کردیا جائے
تاکہ اس کا افادی میدان زیادہ وسیع ہوسکے۔

دوسرا مضمون علامہ محمود شلتوت صاحب شیخ الجامعہ، جامع ازہر،
مصر، کا ہے جو " تنظیم نسل" کے موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ موصوف
نے اس موضوع پر جس بصیرت افروز انداز سے روشنی ڈالی ہے ہمیں
امید نہیں ہے کہ کوئی صاحب علم اس سے اختلاف کرسکے۔ تنظیم
نسل کا مسئلہ آج نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے
وقت کی ایک اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔ جس سے اب زیادہ عرصہ
تک صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے لئے اس مسئلہ کی نوعیت
محض ایک معاشی سوال ہی کی نہیں بلکہ ہمیں اس پر اس حیثیت سے
بھی غور کرنا ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات ہمیں اس مسئلہ کے

حل میں کیا راهنمائی عطا کرتی هیں - علامه موصوف نے اس مسئله پر اسی انداز سے بحث فرمائی ہے - اور بتایا ہے که مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر کن کن پہلوؤں سے غور فرمایا اور همیں کیا راهنمائی دی ہے - آخری حصه میں جو تجاویز اور تدابیر پیش کی گئی هیں وه حکومت اور پاکستان کے سرمایه دار طبقه کے لئے نه صرف قابل غور بلکه لائق توجه هیں -

علامه موصوف کا یه مضمون مصر سے عربی زبان میں شائع هوا ہے اور اداره نے اسے براه راست عربی سے اردو میں منتقل کرایا ہے -

تیسرا اهم مضمون محترم محمد رشید فیروز صاحب کے رشحات قلم کا نتیجه ہے - بلا شبه اس مضمون کی ترتیب و تدوین میں موصوف نے بڑی محنت و کاوش فرمائی ہے - اور همیں ان مختلف اصلاحات سے روشناس کرانے کی کامیاب کوشش کی ہے - جو عائلی قوانین کے سلسله میں مختلف اسلامی ممالک میں اب تک هوچکی هیں - عائلی اصلاحات کا سوال عائلی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سے همارے ملک میں ایک نزاعی سوال کی حیثیت اختیار کرگیا ہے - همیں افسوس ہے که همارے علمائے کرام کا ایک بڑا طبقه اب تک بھی اس کی اهمیت ، افادیت اور ضرورت کو محسوس نهیں کر پایا - اس سلسله میں یه مضمون اس حیثیت سے بہت هی مفید هوگا که هم دوسرے اسلامی ممالک کی مثال کو سامنے رکھکر اس مسئله کا ٹھنڈے دل سے دوباره جائزه لے سکیں - کیونکه اس اصلاحی بدعت کا محض پاکستان هی نے ارتکاب نهیں کیا ہے بلکه دوسرے اسلامی ممالک بھی اس پیچیده سوال پر کچھ اسی انداز سے سوچنے پر مجبور هوچکے هیں - یه مضمون بھی انگریزی زبان میں " اسلامک اسٹڈیز " کے پہلے شماره میں شایع هو چکا ہے ، مگر اس کی افادیت کے پیش نظر اسے اردو میں منتقل کرکے " فکر و نظر " میں دوباره شائع کیا جا رہا ہے -

همیں امید ہے که ناظرین اس شماره کے مضامین کو غور سے مطالعه فرمائیں گے اور جمله مضامین کو پسند فرمائیں گے -